فون نمبر ۲۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ
یوم: ہفتہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۱ صفر ۱۳۹۰ھ - ۱۸ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۸۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں

اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا تب یہ کام انجام کو پہنچے گا،

"ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آجکل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے نہ کمال محبتِ الٰہی کا اُن کے اندر بھر سکتے ہیں، نہ اُن کے درمیان باہمی کمال اُلفت پیدا کر سکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآنِ شریف میں صحابہؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے هُوَ الَّذِيْ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (انفال: ۶۴) وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور اُن کے دلوں میں ایسی اُلفت ڈالی کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی اُلفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُن میں یہ اُلفت پیدا کر دی، وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے، آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونیوالا ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کی رُوح پھونکی جاتی ہے جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے۔ جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رُک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ ان کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔

ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں کوئی انسانی عقل یا دُور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد دس پچیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے تو پھر بھی کیا ہے کچھ بھی نہیں، اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اِس جماعت سے بھر جائے اور یہ انسان کا کام نہیں۔ انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں وہ کیا کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ دراصل بڑا معجزہ یہی ہے کہ فرستادہ کی علّتِ غائی باطل نہ ہو جائے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں لیکن سب سے بڑا یہی ہے کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا اسکو پورا کر دکھایا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

اخبارِ احمدیہ

- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آجکل لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت ضعفِ قلب اور سر درد کی وجہ سے اچانک ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے مقدس و مبارک وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین ؛

- اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد رشید جاوید صاحب جموں آف سیالکوٹ حال مقیم لندن ابن مکرم بابو محمد امین صاحب مرحوم کو ۲۱ ہش امان بروز ہفتہ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم گیانی واحد حسین صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کو لمبی زندگی سے نوازے اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین ؛

(لئیق احمد طاہر۔ نائب امام مسجد فضل لندن)

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم وفا تا ۳۱ وفا ۱۳۴۹ ہش (مطابق یکم جولائی تا ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء) مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام امراء کرام و صدر صاحبان حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ابھی سے خاص کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعتوں کی طرف سے پوری نمائندگی ہو۔ اور ہر پیشہ اور حرفت کے زیادہ سے زیادہ طلباء اِس کلاس میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں اور پھر وہ علوم قرآنی کو اپنی اپنی جماعتوں میں پھیلانے اور دوسرے احباب کو ان سے فیضیاب کرنے کا ذریعہ بنیں۔

(ابو العطاء جالندھری)

- مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵ ہجرت تا ۲۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش (۱۵ مئی تا ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء) ایوانِ محمود میں منعقد ہو گی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم، حدیث، فقہ، قواعد عربی۔ عربی بول چال، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ، جماعتِ احمدیہ کے عقائد، صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہو گا۔

تمام قائدین کوشش کریں کہ ان کی مجلس کا ایک نمائندہ ضرور اس کلاس میں شامل ہو۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

جامعہ احمدیہ ۱۸ اپریل کو کھلے گا

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء مطلع رہیں کہ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۸ اپریل بروز ہفتہ صبح ۷ بجے جامعہ لگ جائے گا اور اسمبلی ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر شروع ہو جائے گی۔ طلباء بروقت جامعہ میں پہنچ جاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ ر شہادت ۱۳۴۹ ہش

نسلی امتیاز

کسی گزشتہ اشاعت میں ہم نے الفضل میں نسلی امتیاز کے متعلق مسٹر اوتھانٹ کا پیغام شائع کیا تھا۔ نسلی امتیاز کے انسداد کا دن گزشتہ ۲۱ ر مارچ کو منایا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اوتھانٹ نے فرمایا ہے کہ

" اقوامِ متحدہ نے اپنے اس اصول سے کبھی انحراف نہیں کیا ہے کہ کسی حکومت، گروپ یا فرد کو ایسا کوئی حق مل جائے کہ وہ اپنی کسی کارروائی میں ایسا قدم اٹھائے جس سے دوسروں کے حقوق کی پامالی ہو یا ان پر بُری طرح اثرانداز ہو محض اس لئے وہ پیدائش کے اعتبار سے اس کے سزاوار ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے اداروں نے بار بار اپنے اس یقینِ محکم کا اظہار کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان آزاد پیدا ہوتے ہیں اور وقار و حقوق کے اعتبار سے آپس میں برابر ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ باعتبارِ عقل و ضمیر اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ آپس میں ایک جذبۂ اخوت کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ ان اداروں نے واضح کر دیا ہے کہ اگر نسلی تعصب یا امتیاز برتے جانے کے باعث انسانی حقوق یا بنیادی آزادیوں کی تکذیب ہوئی تو آزادی، انصاف اور امن کے ان تصوّرات کی بنیادیں تک ہل جائیں گی جن کو استوار و مستحکم رکھنے کے لئے اقوامِ متحدہ تہیّہ کر چکی ہے اقوامِ متحدہ کو اس قسم کا مظاہرہ ہونے پر سخت افسوس ہے اور اسی لئے اس نے حکم دیا ہے کہ نسلی امتیازات کے استیصال کا بین الاقوامی دن منایا جائے تاکہ ان نسلی تعصبات کے خلاف بین الاقوامی کارروائی کی ہمت افزائی ہو سکے۔ اس تقریب کیلئے ۲۱ ر مارچ کی تاریخ اس لئے پسند کی گئی ہے کہ وہ ان دردناک واقعات کی یاد تازہ کرتی ہے جو دس سال پہلے جنوبی افریقہ کے شہر شارپے ویل میں رونما ہوئے تھے۔ اس روز امتیازات کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر بُری طرح گولی چلائی گئی تھی اور انہیں ہلاک کیا گیا تھا۔ عصرِ جدید میں نسلی تعصبات اور امتیازات کے جو سب سے زیادہ غیرانسانی ارتکابات ہوئے ہیں ان میں وہ واردات بلاشبہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس نے تمام بین الاقوامی جمعیت کو چونکا دیا تھا۔ وہ حادثہ ایک ایسی حکومت کی سوچی سمجھی اور منظم پالیسی کے تحت رونما ہؤا جو نسلی امتیازات کو ہمیشہ برقرار رکھنا چاہتی ہے "۔

(خبرنامہ اقوامِ متحدہ یکم اپریل ۱۹۷۰ء)

اس سے پہلے مسٹر اوتھانٹ اپنے پیغام میں فرماتے ہیں :۔

" یہ حقیقت تقریباً ناقابلِ فہم ہے کہ ۱۹۷۰ء میں یعنی اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی منظوری کے پچیس سال بعد نسلی تعصبات اور امتیازات دنیا کے سب سے زیادہ شدید معاشرتی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ بن کر ہمارے سامنے آئے جو انسان کے رگ و پے میں بُری طرح پیوست ہے شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور متعدد ملکوں کی آبادی کے بہت بڑے حصوں کو بُری طرح متاثر کر رہا ہے "۔ (ایضاً)

ہمیں اس پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ایک بین الاقوامی انجمن اقوام کے حقوق کی نگہداشت کے لئے کھڑی کی جاتی ہے مگر اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی منظوری کے پچیس سال بعد اس کو علم ہوتا ہے نسلی امتیاز کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اقوامِ متحدہ کی انجمن کی کرتا دھرتا بڑی اقوام خود اس جرم کی مرتکب ہو رہی ہیں اس لئے وہ دنیا کی توجہ اس طرف ہونے کو اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتی۔ امریکہ برطانیہ اور بھارت ایسے ممالک میں جن میں نسلی امتیاز کی بدترین صورتیں پائی جاتی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سے اقوامِ متحدہ کی توجہ اس طرف ہوئی ہے اس وقت سے اب تک یہ انجمن اس مسئلہ میں کیا کر سکی ہے۔

بیشک یہ بھی بڑی بات ہے کہ اس بین الاقوامی انجمن کو اب احساس ہو گیا ہے کہ

" نسلی امتیازات ساری دنیا کے لئے سخت تشویشناک ہیں اور اسی لئے ضروری تھا کہ اقوامِ متحدہ فوراً اور موثر صورت میں کارروائی کا حکم دے "۔

(ایضاً)

اس پر اقوامِ متحدہ نے جو اہم قدم اٹھائے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں :۔

" بہت سے ممبر ملکوں نے اس منزل میں ایک اہم قدم اٹھایا اور وہ نسلی امتیازات کی تمام صورتوں کے استیصال سے متعلق اس بین الاقوامی ضابطۂ قانون کی فریق بن گئیں جسے اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۵ء میں منظور کیا تھا۔ اس ضابطۂ قانون کے نفاذ سے یہ اجازت مل گئی کہ نسلی امتیازات کے استیصال کی کمیٹی قائم کی جائے جس نے اس سال ماہ جنوری میں اپنا پہلا اجلاس منعقد کیا ہے۔ کمیٹی کو اسی وقت سے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ سرکاری طور پر منظور شدہ آئین و قوانین اور عدالتی انتظامات سے متعلق رپورٹوں کی جانچ پڑتال کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مختلف حکومتیں اس ضمن میں کیا کر رہی ہیں۔ وہ مزید اطلاعات بھی حاصل کرتی رہے اور فریق ملکوں کے بھیجے ہوئے الزامات پر غور و خوض کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سا فریق ملک ضابطے میں درج شدہ دُوررس ذمہ داریوں کی تعمیل کرنے سے پہلوتہی کر رہا ہے۔

اب ایک اور قدم اُٹھانے کی بھی کارروائی ہو رہی ہے اور وہ یہ کہ ۱۹۷۱ء " نسل پرستی اور نسلی امتیازات کے خلاف جدوجہد کے لئے بین الاقوامی سال " کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ایک مشترک اقدام ہو گا جس میں اقوامِ متحدہ کے تمام اعضاء، مخصوص ادارے اور بہت سی قومی اور بین الاقوامی انجمنیں اس میں حصّہ لیں گی اور اس لئے بہت وسیع تیاریاں اس سال عمل میں آئیں گی۔ اس بین الاقوامی سال کا ایک مقصد یہ ہو گا کہ اس دوران میں نئی اور شدید کوششوں کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس بات کی ہمّت افزائی کی جائے کہ نسل پرستی اور نسلی امتیازات کی تمام صورتوں کا بہت جلد اور یکسر استیصال ممکن ہو "۔ (ایضاً)

یہ تو سب کچھ صحیح ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگر انجمن ایسی اقوام کے خلاف سخت کارروائی کرے تو یقیناً کچھ فائدہ ہو سکتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو قدم بھی انجمن نے اٹھائے ہیں وہ ایسی بے دلی سے اٹھائے ہیں کہ جابر اقوام پر اس کا کوئی اثر نہیں ہؤا بلکہ ایسی اقوام اور بھی سخت ہو گئی ہیں۔ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا میں یہی ہؤا کہ ؏

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مسٹر اوتھانٹ آخر میں امید ظاہر کرتے ہیں کہ

" اقوامِ متحدہ، اس کے ممبر ملکوں، نیز قومی اور بین الاقوامی متعلقہ اداروں کا فضل ہو گا کہ وہ اس قسم کی اور دوسری کارروائیاں کریں تاکہ نسلی امتیازات کے خلاف بین الاقوامی جدوجہد کامیاب ہو اور اس طرح ان کو تقویت پہنچے جو نسل پرستی کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

مَیں یہ امید ظاہر کرنی چاہتا ہوں کہ یہ کوششیں، کامیاب رہیں گی اور دنیا بھر کی قوموں کو اچھی طرح نسلی تعصبات اور امتیازات کے بُرے پہلوؤں کا علم ہو جائے گا۔ اور وہ متحد ہو کر وہ تمام موثر کارروائیاں کریں گے جن سے اقوامِ متحدہ کے وہ بنیادی مقاصد حاصل ہو سکیں، جو اس نے انسانی حقوق کے ضمن میں طے کئے ہیں اور جو بین الاقوامی تعاون اور امن کے حصول کے لئے لازمی ہیں "۔ (ایضاً)

مگر ہمیں یقین ہے کہ نہ تو اقوام اور نہ اقوامِ متحدہ کوئی ایسی کارروائی کرے گی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام

تقریر محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۳)

بفضلہٖ تعالیٰ سکنڈے نیویا کی تمام تو احمدی عورتیں چندہ پوری شرح کے ساتھ ادا کرتی ہیں چندہ عام اور چندہ تحریک جدید میں حصہ لیتی ہیں۔ اور اب خدا کے فضل سے قانتہ گستاوسن نے وصیت بھی کی ہے۔ مسجد نصرت جہاں کے لئے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اب سائنس بلاک ربوہ کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کر رہی ہیں۔

پردہ تو الگ رہا ان علاقوں میں عام لباس میں بھی اسلامی حیا کو مدِ نظر رکھنے کے لئے اس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ کہ آپ یہاں بیٹھ کر اس کی دقتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں فحاشی کی یہ حالت ہو کہ اس سال فحاشی کی عالمی اور دنیا میں پہلی نمائش کا انعقاد اس ملک میں ہوا ہو۔ اور جس نے فحاشی کے خلاف ایکٹ میں شمولیت سے انکار کر کے فحاشی کو انسانی زندگی کا ایک اہم جزو قرار دیا ہو۔ اسلامی حیا کے قیام کے لئے آواز بلند کرنی مجاہدانہ روح کو چاہتی ہے۔ لباس میں فحاشی کے خلاف ہماری سویڈش بہن قانتہ نے ایکٹوا اسلام میں مضمون لکھا جس کا ذکر دوسرے اخباروں نے بھی کیا۔ اور احمدی بہنوں کو خصوصیت سے تلقین کی کہ وہ ہر حالت میں اسلامی حیا کو اپنے لباسوں میں مدِ نظر رکھیں۔ اور اگر جہاں وہ کام کرتی ہیں انہیں ایسی یونیفارم یا لباس پہننے پر مجبور کیا جائے۔ جو حیا کے خلاف ہو۔ تو ایسے کاموں کو چھوڑ کر دوسرا کام اختیار کریں۔ بہر حال لجنہ اسلامی حیا کے قیام کے لئے فکر مند ہیں اور کسی حد تک عمل پیرا بھی۔ انہیں آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ اور نمونہ کی بھی۔ لجنہ کی نظام خلافت سے وابستگی کا اظہار اس سے ہوتا ہے۔ کہ باوجود دقتوں اور رشتوں کے نہ ملنے کے لجنہ کی کسی ممبر نے کوئی غیر از جماعت رشتہ قبول نہیں کیا۔ جب یورپ میں بعض مسلمان عورتیں عیسائی مردوں سے شادی کرنے میں آج کل دریغ نہیں کرتیں۔ ایک تو احمدی بہن نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کی کہ حضور یہاں شادی کے قابل احمدی مرد موجود نہیں۔ مجھے ایک غیر از جماعت سے شادی کی اجازت دی جائے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ امام سکنڈے نیویا حالات کو دیکھ کر خود فیصلہ کریں۔ قبل اس کے کہ حضور کے اس فیصلہ سے مذکورہ بہن کو اطلاع ہو انہوں نے حضور کی خدمت میں دوبارہ عرض کی کہ اب غور اور استخارہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ میری روحانی ترقی کے لئے مجھے احمدی کفو سے ہی شادی کرنی چاہیئے۔ اب اس کی یہی صورت تھی کہ ملک سے باہر کوئی رشتہ تجویز ہو۔ مگر انہیں اس بات پر انقباض تھا کہ بغیر دیکھے وہ کسی رشتہ کو قبول نہیں کر سکتیں۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح ازراہِ شفقت غیر ملک میں ایسا رشتہ تجویز فرمائیں جس کا دیکھنا ممکن نہ ہو تو قبول کر لو گی تو اس نے فوراً کہا کہ اگر حضور مہربانی فرما کر تجویز فرمائیں تو بغیر دیکھنے کے بخوشی قبول کر لوں گی۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو "مبارکباد" کا انعام دیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ سکنڈے نیویا اس مبارکباد کی صداقت کی ایک جھلک ہے۔

خلیفۂ وقت کے احکام کی تعمیل میں انشراح کے چند نمونے

جماعتی زندگی کے لئے خلیفۂ وقت سے مخلصانہ وابستگی اور اس کے احکام کی تعمیل میں شرح صدر کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ حضور جب کوپن ہیگن تشریف لائے تو دور دراز سے نومبائعین حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے جب حضور سے ملتے تو ان کی آواز بسا اوقات گلوگیر ہو جاتی۔ رخصت ہوتے تو آنکھیں ڈبڈبا آتیں۔

ایک مسلمان ڈینش انجینئر Suned Hansen احمدی ہونے سے قبل حضور کی ملاقات کے لئے ربوہ حاضر ہوئے اور حضور سے ملاقات کے بعد انہوں نے ایک دوست کو لکھا کہ

"یہ چیز مجھ پر بالکل واضح ہو چکی ہے کہ یہ شخص (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح) ہی حقیقی اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ یہ یقیناً خلیفۂ راشد ہیں۔ انسانی مسائل کا انہیں گہرا ادراک ہے۔ اور اس قدر خاکسار ہیں کہ اسی وجہ سے ہم سب کے لئے بہت اعلیٰ نمونہ ہیں۔"

جماعت کے وائس پریذیڈنٹ کے متعلق مشہور تھا کہ انہیں ایک خاص ملک جانے میں بہت انقباض ہے۔ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت آئی کہ وہ اسی علاقہ میں تبلیغی دورہ کے لئے جائیں۔ انہوں نے بغیر کسی تردد کے اسی وقت جانا قبول کر لیا۔

ایک سویڈش خاتون نے اپنے پاکستانی خاوند کے لئے کئی ہزار روپے صرف کر کے اور بڑی محنت کر کے امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ کا انتظام کیا۔ اور ہر قسم کی تیاری مکمل کر کے سامان وغیرہ باندھ لیا۔ اسی دوران میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے مشورہ مانگا تو حضور نے فرمایا کہ وہ جہاں ہیں وہیں قیام رکھیں۔ اور کام جاری رکھیں۔ امریکہ نہ جائیں۔ اب خدشہ تھا کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل نومسلمہ پر گراں نہ گزرے۔ مگر جب ان کو اطلاع ہوئی تو مالی نقصان اور آئندہ پروگرام کے منسوخ ہونے پر بجائے جزع فزع ہونے کے انہوں نے حضور کے ارشاد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت

جب تک جماعت اتنی وسعت نہیں پکڑتی جس سے ملک کو یہ خطرہ محسوس ہونے لگے۔ کہ اب اسلام کے غلبہ کے آثار واضح ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک مخالفین تشدد سے رکے رہتے ہیں۔ اس وقت ہمیں تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک تو وہ گروہ ہے جس کے نزدیک کسی کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہیں انہیں کسی مذہب سے بھی دلچسپی نہیں۔ سویڈن کی اکثریت اس گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ دوسرا گروہ ایسے شریف عیسائیوں کا ہے۔ اور ان کے علاوہ روشن خیال مذہبی لوگوں کا بھی ایک طبقہ ہے جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جس طرح وہ ساری دنیا میں تبلیغ کرتے ہیں۔ دوسروں کو بھی ان کے ملکوں میں تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے۔ ان کا ہمارے ساتھ شریفانہ سلوک واقعی تعریف کا مستحق ہے۔ ایک تیسرا گروہ مذہبی عیسائیوں کا ایسا ہے جو ہماری مخالفت کرتا ہے۔ ان کی مخالفت کے انداز مختلف ہیں۔ ہمارے ہاں اس رنگ میں تو اب تک مخالفت نہیں ہوئی۔ جس سے جان کا خطرہ ہو۔ اور نہ ہی منظم رنگ میں کبھی کھل کر مخالفت ہوئی۔ وہاں یا تو اس رنگ میں مخالفت ہوتی ہے کہ احمدیوں سے مذہبی گفتگو نہ کی جائے۔ الفرڈ نیلس ڈنمارک کا ایک مشہور پادری اور مشرق وسطیٰ میں لمبا عرصہ عیسائیوں کا مبشر رہا ہے۔ انہوں نے مکرمی جلال الدین صاحب شمس سے دمشق میں مناظرہ بھی کیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے پادریوں میں تحریک چلائی کہ احمدیوں سے مذہبی گفتگو نہ کی جائے۔ اس طرح لوگوں کو توجہ نہ ہوگی۔ اور ان کو تبلیغی مواقع سے محروم ہونا پڑے گا۔ مگر عیسائیوں کو اس میں اس وجہ سے کامیابی نہ ہو سکی۔ کہ وہاں کا پریس جو آزاد ادارہ ہے۔ اس میں جماعت کا بہت چرچا ہوتا رہا۔ شاید ہی کوئی ہفتہ ایسا گزرا ہو گا۔ جس میں ہمارے مضامین یا ہمارے متعلق مضامین پریس میں نہ آئے ہوں۔ بعض دفعہ ۱۰۰ - ۵۰ تک اخبارات کے تراشے ہمیں اپنے مشن کے متعلق ایک ہفتہ میں ملے۔ کبھی وہ یہ کرتے۔ کہ ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر ہماری مساعی کو دکھایا جاتا تو وہ احتجاج کرتے۔ کہ یہ تو اتنی چھوٹی سی جماعت ہے کہ اس کا ذکر ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کو ٹیلی ویژن پر کیوں دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر کی اجازت کو مداخلت کر کے رکوا دیا گیا۔ اور جب مسجد کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر مکرمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو ایک ٹنگ میئر نے خوش آمدید کہا تو اس کو مقامی پادری نے لکھا کہ تمہیں ایک عیسائی ہوتے ہوئے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہو کر انہیں ہرگز خوش آمدید نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ یہ تو خلاف عیسائیت حرکت ہے۔ مگر ایسی مخالفت کا اظہار عوام میں کبھی نہ کرتے۔ مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمایا۔ اور حضور کی قوت قدسیہ سے جو مقبولیت مسجد کو وہاں ہوئی اس کے بعد کھلم کھلا مخالفت بھی ہوئی۔ اور اخبارات میں مضامین لکھے گئے۔ پہلے تو ایک پادری نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے چرچ بلٹن میں ایک مضمون لکھا۔ ایسے ہی بعض مضامین پادریوں نے کئی اخبارات میں لکھے جب ان کو سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ تو انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ایک پادری نے واضح طور پر اخبار میں لکھا۔ کہ ڈنمارک کی تاریخ کا بدترین دن وہ تھا جس دن نصرت جہاں مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ اور میں ایک عیسائی پادری کی حیثیت سے اس مسجد کا ہرگز روادار نہیں ہو سکتا اس کے اس مضمون سے جب عوام ان عیسائیوں کو پہلی بار علم ہوا کہ ان کا چرچ کس قدر تنگ نظر ہے۔ تو اخبار میں دھڑا دھڑ خطوط آنے شروع ہوئے کہ اگر واقعی یہ پادری صاحب کے ذاتی خیالات نہیں بلکہ چرچ کے مذہبی عقائد میں عدم رواداری شامل ہے۔ تو ہمارا نام چرچ سے کاٹ دیا جائے۔ پادری صاحب نے اور پھر متعدد اور عیسائی علماء نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ جب ہم پادری ہونے کا حلف اٹھاتے ہیں تو اس میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم غیر مذاہب سے رواداری کا سلوک نہیں کریں گے۔ اس جواب سے لوگ اور بھی متنفر ہوئے اور چرچ کی اس تنگ نظری کے خلاف سخت مضامین لکھے گئے۔ اخبارات میں جواب و سوال کا یہ سلسلہ اتنا وسیع تھا

کہ بعض اخبارات نے لکھا کہ پادریوں نے مسجد کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ اس سے تو بجائے نفرت کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے حق میں ہمدردی پیدا ہو رہی ہے۔ تو پھر انہوں نے ایک اور پینترا بدلا۔ ہماری مسجد کے ساتھ ایک چرچ میں ڈنمارک کے مشہور پادری کو جو مشرق وسطیٰ میں مبلغ رہ چکے ہیں تقریر کے لئے بلایا۔ پادری نے چھوٹتے ہی اپنی تقریر میں کہا کہ میں یہاں اسلام کی مخالفت میں نہیں بلکہ اس کے خیر مقدم کے لئے آیا ہوں "مگر" اور پھر اس "مگر" کے بعد جو کچھ اس نے اسلام کے متعلق کہا وہ ہمارے غیر احمدی مخالفین کے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ چنانچہ پادری کہنے لگا کہ میں اسلام کا خیر مقدم تو کرتا ہوں۔ مگر ایسے اسلام کا جو جمہور کا اسلام ہے۔ جن کے نزدیک اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ منکرین جب تک اسلام قبول نہیں کرتے۔ ان کے خلاف علم جہاد بلند کرو اور ان کی گردنیں کاٹ دو (بالفاظ دیگر اسلام میں تبلیغ کا تصور ہی نہیں صرف تشدد ہی ہے) جہاں نجات خدا کے فضل پر نہیں بلکہ نماز روزہ کے زور سے ہوتی ہے۔ جو جہنم کو دائمی مانتے ہیں اور سب سے بڑھ کر مسیح کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں وغیرہ میں تو اس اسلام کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور اس بات کا خواہشمند ہوں کہ یہ اسلام ڈنمارک میں پھیلے۔ یہ بھی کوئی اسلام ہے جو نصرت جہاں مسجد والے پھیلا رہے ہیں۔ اور ہمیں وہاں دیکھ کر یہ بھی اعلان کر دیا کہ تقریر کے بعد سوال و جواب نہیں ہوں گے۔ اور اس طرح مزعومہ اسلام کو جو سراسر اسلام کے خلاف ہے حقیقی اسلام کی طرف منسوب کرکے ایک طرف اپنی رواداری کا اظہار اور دوسری طرف اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ایسے ہی عیسائی پادریوں کا ایک کمیشن جو جماعت کی مساعی سے متاثر ہو کر جماعت پر تحقیق کر رہا تھا۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر سے قبل جو تحقیقی مقالے احمدیت پر لکھے وہ بڑے محققانہ اور تعصب سے پاک تھے۔ مگر مسجد کی تعمیر کے بعد جو کتاب حال ہی میں انہوں نے احمدیت پر لکھی ہے۔ اس میں جماعت کے مخالف علماء کی کتب کے حوالے سے بعض ایسی باتیں لکھیں جن میں مخالفانہ رنگ واضح تھا۔ اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے "سورۂ فاتحہ" کے ساتھ بائیبل کے مقابلہ کا چیلنج دیا۔ تو اس پر صرف اتنا کہہ کر کہ یہ کوئی پیشکش نہیں ذمہ داری سے پہلو تہی کر لی۔ غرض یورپ میں مخالفت تو ہے لیکن اگر وہ اس کا اظہار علی الاعلان کریں تو انہیں اس سے اسلام کی تقویت کا خطرہ رہتا ہے

مگر ایک دن آئے گا کہ عیسائیت یہ محسوس کرے گی۔ کہ اگر ہم اب خاموش رہے۔ تو عیسائیت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ تب وہ مجبور ہو کر علانیہ مخالفت پر اتر آئیں گے مگر ان کا بس نہیں چلے گا۔ اور وہی ہوگا جو مقدر ہے۔ اب خدا تعالیٰ کسر صلیب کی رات اور فتح اسلام کا دن چڑھانا چاہتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

آج سے بارہ سال قبل سکنڈے نیویا اور خصوصاً سویڈن کے کسی شخص کے ذہن میں یہ تصور بھی نہیں آسکتا تھا کہ دنیا کے اس امیر ترین ملک میں۔ جہاں سے عیسائی مبلغ دنیا کے کونے کونے میں جاتے ہیں۔ دنیا کے ایک پسماندہ ملک سے۔ جہاں سے تیل یا چائے بیچنے لوگ آتے ہیں اور ہماری تہذیب کی نقالی اور فلسفہ کی خوشہ چینی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے کوئی شخص آنے کی جرأت کرے گا۔ اور کہ واقعی اس کی تبلیغ سے کوئی شخص مسلمان بھی ہو جائے گا۔ یہ ایک مضحکہ خیز خواب تھا۔ ان کے نزدیک نعوذ باللہ اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی) کے دماغ کا ایک خود ساختہ ازم تھا۔ اور اسلام کا پیغام محبت اور آزادیٔ ضمیر کے تصور سے اس قدر عاری ہے کہ اس کے ماننے والے تلوار کے زور سے اسلام کو کمزور قوموں پر ٹھونستے ہیں۔ اسلام کو اس قدر حقیر سمجھنے والا کوئی پادری یہ تصور بھی کر سکتا تھا کہ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ میرا پڑوسی جانسن جب سڑک پر ملے گا تو بجائے گڈ مارننگ کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پاکیزہ ہدیہ پیش کرے گا۔ اور اس کا بیٹا بجائے جانسن کے عبد اللہ کہلائے گا اور جب پادری ہانسن کو اتوار کے روز چرچ سے غائب پاکر تلاش میں نکلے گا تو اسے نصرت جہاں مسجد کی کسی صف میں بجائے صلیب کے قرآن مجید ہاتھ میں لئے اللہ اکبر اور اللّٰھم صل علیٰ محمد کا ورد کرتا ہوا پائے گا۔

کہاں آج سے بارہ سال قبل سویڈن کی اکثریت کو بجز چند گنتی کے لوگوں کو اسلام کا صحیح نام تک نہ آتا تھا۔ اور اب یہ حالت ہے کہ سویڈن کا عیسائی تعلیمی بورڈ ہمارے سویڈش مبلغ الحاج سیف الاسلام محمود اوکسن سے بار بار درخواست کرتا ہے کہ وہ قرآن مجید کے انتخاب کا ترجمہ کرکے ایک نصاب تیار کریں کہ وہ عیسائی طالب علموں کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جاسکے۔

اور ناروے کی وزارت تعلیم ہمارے نارویجین مبلغ نور احمد صاحب بولستاد سے درخواست کرے گی کہ آئندہ سے جو کتب اسلام کے متعلق شائع ہوں۔ وہ ان کتب سے اسلام کے متعلق غلط بیانات کی تصحیح کر دیں۔ ڈنمارک۔ سویڈن اور ناروے کے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے درجنوں عیسائی طلباء اسلام اور احمدیت پر تحقیقی مقالات لکھیں گے اور متعدد سکولوں میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو باقاعدہ نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔ یہ انقلاب اس زبردست پیشگوئی کے عین مطابق ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح نظم فرمایا ہے۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

(دیاقی)

چندہ جلسہ سالانہ اور جلسہ سالانہ کی اہمیت

عہدیداران جماعت متوجہ ہوں

نظارت بیت المال کے ریکارڈ کی رو سے پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں وصولی پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے رہی۔ غالباً اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعتیں اس کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔ سو واضح ہو کہ یہ بھی ایک لازمی چندہ ہے۔ جس کی شرح ماہوار آمد کا کم از کم دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فرمایا۔

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے۔"

پھر مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ مزید فرمایا کہ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

عہدیداران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ از راہ کرم چندہ عام، حصہ آمد کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس لازمی چندہ کی وصولی کا بھی احسن انتظام فرمائیں۔ کوشش فرمائیں کہ مالی سال کے اختتام تک سب جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی سو فیصدی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور مع بیگم صاحبہ (محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ جو نائب صدر موصیات بھی ہیں) گزشتہ ماہ سے انگلستان اور امریکہ کے دورے پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ واپسی پر زیارت بیت اللہ شریف و عمرہ کا شرف حاصل کرینگے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور سفر کی صعوبتوں سے محفوظ رکھے اور بخیریت مراجعت فرماوے۔ آمین

خاکسار۔ عطاء الرحمٰن چغتائی۔ قائمقام صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

• حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

اس ماہ کے چندہ جات ازراہ کرم اسی ماہ ادا فرمائیے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نائیجیریا

(مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ نائیجیریا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گیارہ اپریل کو نائیجیریا میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ حضور کے مقررہ پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اٹھارہ اپریل تک وہاں قیام فرمائیں گے۔ حضور کی مصروفیات کے سلسلہ میں قارئین کرام الفضل میں باقاعدگی کے ساتھ تفاصیل ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ذیل میں نائیجیریا کے متعلق بعض ضروری معلومات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔ جو امید ہے۔ دلچسپی کا باعث ہونگی۔

نائیجیریا کی سرزمین ۳۳۹۱۴۹ مربع میلوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بعض حصے نیم صحرا کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور بعض علاقوں میں گھنے جنگلات بھی پائے جاتے ہیں۔ جنوبی علاقہ جو سمندر کے ساحل پر واقع ہے وہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ اور سال بھر سوائے ایک دو مہینوں کے جب ہرماٹان ہوا چلتی ہے۔ جو ہر چیز کو خشک بنا کر رکھ دیتی ہے۔ نہ زیادہ سردی ہوتی ہے اور نہ گرمی۔ گرمی کے ایام میں ہوا نہ چلنے کے باعث دھوپ میں گرمی تو ہوتی ہے۔ لیکن سائے نہایت ٹھنڈے اور خوشگوار ہوتے ہیں۔ یورپی اقوام سمندر ہی کے راستے نائیجیریا میں داخل ہوئی تھیں۔ اور اس لئے مغربی تہذیب کا زیادہ تر اثر جنوبی علاقوں میں چھا گیا جو بعد میں سمٹ سکے۔ زیادہ تر اسلام کے پیغام نے زیادہ تر شمالی علاقوں میں نفوذ کیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اسلامی تمدن غالب ہے۔

پہلے نائیجیریا تین خطوں میں منقسم تھا۔ لیکن اب اسے بارہ حصوں میں تقسیم کر کے ان حصوں کو ریاست (STATE) کا نام دے دیا گیا ہے۔ ۱۹۶۰ء میں جب برطانوی استعمار سے اس ملک کو آزادی ملی تھی۔ تو سب سے پہلے وزیر اعظم الحاج سر ابوبکر طفاوا بلیوا مقرر ہوئے تھے۔ جو شمال کی سیاسی پارٹی نادرن پیپلز کانگرس کے وائس پریذیڈنٹ تھے اور نہایت درجہ کے صلح کل مانے جاتے تھے۔ ۱۹۶۶ء میں جب انقلاب رونما ہوا تو بعض دیگر مسلم اکابر کے ساتھ الحاج ابوبکر بلیوا شہید کر دیئے گئے۔

یوں تو نائیجیریا میں بہت سے قبائل آباد ہیں لیکن تین قبیلے سب سے زیادہ مشہور ہیں ہاؤسا (شمال میں) یوربا (مغرب میں) اور ایبو (مشرق میں) ہاؤسا لوگوں کی ایک بڑی اکثریت مسلمان ہے یوربا لوگ بھی بکثرت مسلمان ہیں البتہ ایبو سب کے سب عیسائی ہیں۔ کل آبادی ۱۹۶۳ء کی مردم شماری کے مطابق ساڑھے پانچ کروڑ ہے جن میں سے تین کروڑ شمال میں آباد ہیں اور اڑھائی کروڑ باقی سارے ملک میں۔

یوں تو نائیجیریا کے بعض مسلمان ۱۹۱۵ء / ۱۹۱۶ء ہی میں لٹریچر کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعارف ہو گئے تھے اور انہوں نے احمدیہ جماعت میں شمولیت کا فخر حاصل کر لیا تھا لیکن باقاعدہ طور پر یہاں ۱۹۲۱ء میں مشن کا قیام عمل میں آیا۔ جبکہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انگلستان سے وہاں بھجوایا تھا۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ حضور نے ایک حدیث پڑھی کہ کسی زمانے میں حبشہ سے کوئی شخص مکہ مکرمہ اور خاص طور پر کعبہ شریف کو مسمار کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو حضور رضی اللہ عنہ کو خیال آیا۔ کہ قبل اس کے کہ ایسا کوئی انسان پیدا ہو جو یہ قبیح حرکت کرنے کا خیال بھی دل میں لائے افریقہ کو حلقہ بگوش اسلام کر لینا چاہئے۔ تاکہ اس بات کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ کہ کوئی مکہ مکرمہ پر چڑھ کرے اور خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کی ناپاک کوشش کا مرتکب ہو۔ اس بات کے پیش نظر حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت نیر صاحب کو تبلیغ اسلام کے لئے مغربی افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا حضرت نیر صاحب پہلے چند روز سیرالیون کے شہر فری ٹاؤن میں ٹھہرے اور پھر چند روز غانا (گولڈ کوسٹ) میں اور بعد ازاں مستقل طور پر نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ کے وہاں قیام کے دوران ..... اور یہ قیام کچھ زیادہ لمبا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس کے علاوہ آپ نے لیگوس میں اپنی جماعت کو ایک سکول قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس طرح نائیجیریا میں اسلامی سکول کے بابا آدم ٹھہر گئے۔ آجکل خدا کے فضل سے وہاں سینکڑوں کی تعداد میں اسلامی سکول نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور سارے ملک کی بالعموم اور مسلمانوں کی بالخصوص خدمت میں مصروف ہیں۔

حضرت نیر صاحب کے علاوہ جن مبلغین نے وہاں فریضہ تبلیغ سرانجام دیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب۔ مولوی محمد افضل صاحب قریشی۔ صوفی احمد شاہ صاحب احسان الٰہی صاحب جنجوعہ۔ مولوی مبارک احمد صاحب ساقی۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ چوہدری رشید الدین صاحب۔ شیخ نصیر الدین احمد صاحب منیر احمد صاحب عارف۔ خاکسار نسیم سیفی۔

موجودہ مبلغین کے نام یہ ہیں۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ مولوی محمد بشیر صاحب شاد۔ مولوی سلطان احمد صاحب شاہد۔

اس وقت خدا کے فضل سے دو ڈسپنسریاں (کانو اور لیگوس میں) خدمت خلق میں مصروف ہیں ایک ہسپتال کی شاندار عمارت زیر تکمیل ہے۔ گذشتہ انیس سال سے ہفتہ وار اخبار ٹروتھ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں مصروف ہے اور یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ عیسائی اس سے خائف ہیں۔ اور مسلمان اس پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

پاکستانی مبلغین اخبارات میں اسلامی کالم لکھنے کے علاوہ باقاعدگی کے ساتھ ریڈیو پر بھی اسلامی موضوعات پر تقاریر کرتے ہیں اور مہینہ میں ایک بار لیگوس کی احمدیہ مسجد سے خطبہ جمعہ بھی براڈکاسٹ ہوتا ہے

یہ چند باتیں پیش کرنے کے بعد احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کو بے حد و حساب برکات کا موجب بنائے اور ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر کرے۔ آمین

خدا تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کا موقع

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں :-

"اس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جو اپنے بندوں کے کام خود کرتا ہے مگر اجر اور ثواب ان کے اعمال نامہ میں لکھ دیتا ہے۔

---۲---

"پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام کے لئے ایک ضروری اطلاع

نصاب سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں خدام تیاری کے وقت ان کو ملحوظ رکھیں :-

۱۔ سابق کورس میں "چشمہ مسیحی" کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "راز حقیقت" رکھی گئی ہے۔

۲۔ مناظر کے کورس میں "مسیح ہندوستان میں" کی بجائے "شہادۃ القرآن" کو رکھا گیا ہے۔

"چشمہ مسیحی" اور "مسیح ہندوستان میں" دونوں کتب بازار میں دستیاب نہیں تھیں اس لئے ان کی جگہ نئی کتب رکھی گئی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان گمشدہ رسید بک

مکرم ناظم صاحب مال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اطلاع دی ہے کہ خدام الاحمدیہ کی رسید بک ۵۸۲ گم ہو گئی ہے۔ تمام خدام اور احباب جماعت خصوصاً لاہور کے خدام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی قسم کی کوئی ادائیگی نہ کریں۔ نیز اگر ان کو اس رسید بک کے بارے میں کوئی علم ہو تو ناظم صاحب مال لاہور کو یا مجھے اطلاع دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے نسبتی بھائی چوہدری رشید احمد صاحب (حال لندن) ابن چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ سلطان پورہ لاہور نے اپنے بیٹے عزیز مسرور احمد کو کھانسی کی زیادہ تکلیف ہونے کی وجہ سے لندن ہسپتال میں داخل کروایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

(ناصر احمد ایم ایس سی انجنیئر سوئی نادرن گیس راولپنڈی)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کا لائل پور میں ورود مسعود

احمدی مستورات سے اہم خطاب ——— اور قیمتی نصائح

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ مع صاحبزادی امۃ المتین سلمہا اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۲ اپریل لجنہ لائل پور کی صدر کے انتخاب کی غرض سے لائلپور تشریف لے گئیں۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مع صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ نے بھی سیدہ محترمہ صدر صاحبہ کے ہمراہ لجنہ لائل پور کے اس جلسہ کو رونق بخشی۔

چنانچہ ۴ بجے بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں سپاسنامہ اور گزشتہ صدر صاحبہ کی رپورٹ پڑھنے کے بعد انتخاب عمل میں آنے سے قبل حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بہنوں سے ایک مختصر مگر جامع و پرمغز خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدیت کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری اصل غرض یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سچے عبد بنیں اور جو کامل نظام اور کامل ضابطہ حیات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسے ساری دنیا میں رائج کرنے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں مال، وقت، جان اور اولاد کی دیں۔ ہم صرف اور صرف قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں، جیسا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔

قربانیوں کے سلسلے میں آپ نے فرمایا کہ جس قربانی کا جس وقت مطالبہ کیا جائے اسے دینا ہمارا فرض ہے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کرنا ہمارا فرض اولین ہے سچا مومن وہی ہے جو ہر مطالبہ پر سمعنا و اطعنا کہے۔ لجنہ کی عہدیداران کو نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی کسی عہدہ پر قائم ہوتا ہے اسے دوسروں کے اعتراضات بھی سننے پڑتے ہیں۔ لیکن آپ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سید القوم خادمھم کو سامنے رکھتے ہوئے لجنہ کی خدمت کی خاطر اپنے نفس کی قربانی دیتے ہوئے انہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ جسے کوئی عزت دیتا ہے تو اسی نسبت سے بھاری ذمہ داری بھی اس پر عائد ہو جاتی ہے لہٰذا آپ کو جس حلقہ کی صدارت کا عہدہ دیا جاتا ہے تو حقیقت میں آپ ان کی خادم ہیں۔

ممبرات کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے واضح فرمایا کہ جب تک آپ ان عہدیداران سے تعاون نہ کریں۔ ہر کام میں ان کی مدد نہ کریں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارا کام کسی ایک بہن کے کرنے کا نہیں۔

ہر احمدی خاتون جو احمدی گھرانہ میں پیدا ہوئی اس کا کام ہے کہ وہ شب و روز یہ کوشش کرے کہ ہم نے ایسے کام کرنے ہیں جن سے ساری دنیا میں ایک خدائی حکومت قائم ہو۔ اور وہ دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو۔ اپنی زندگیاں قال اللہ و قال الرسول کے مطابق بنانا ہمارا کام ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے ہر پیدا ہونے والے احمدی کو حقیقی احمدی بنانا ہمارا فرض اولین ہے۔

آخر میں آپ نے اولاد کی تربیت اور چندہ وقف جدید ناصرات کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد صدر کا انتخاب عمل میں آیا۔ اکثریت رائے سے مکرمہ محمودہ بیگم محسن صاحبہ صدر اور امۃ المجید بیگم ارشاد حسین صاحبہ نائب صدر منتخب ہوئیں۔ نصرت رحمان صاحبہ کا تقرر جنرل سیکرٹری کے طور پر ہوا۔ دعا کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اور آپ مکرمہ اسی دن شام کو ربوہ واپس تشریف لے آئیں!

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ذکر الٰہی کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ضلع کراچی کے خدام کے لئے

انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے لئے مارچ کے پہلے ہفتہ میں "ہفتہ قرآن کریم" منانے کا ارشاد فرمایا تھا اس موقع پر جو مضامین مقرر کئے گئے تھے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ضلع کراچی کے خدام کے لئے ایک انعامی تحریری مقابلہ کا فیصلہ کیا ہے مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ قرآن پاک مکمل شریعت ہے۔
۲۔ قرآن پاک کے شیریں ثمرات
۳۔ قرآن پاک میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہدایات۔
۴۔ اسلامی نظام اور اس کی اطاعت کے لئے قرآنی ارشادات۔
۵۔ قرآن مجید کے فضائل اور امتیازات
۶۔ قرآن مجید اور مسئلہ ناسخ و منسوخ

ضلع کراچی کے جو خدام اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے مضامین جو کم از کم دو ہزار الفاظ پر مشتمل ہوں صاف اور خوش خط تحریر کر کے ۱۵ مئی تک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳ کے نام بند لفافہ میں ارسال کریں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہو سکیں گے۔ اول اور دوم سوم آنے والے خدام کو قیمتی انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

مضمون بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ مقابلہ میں حصہ لینے والا خادم ایک سے زیادہ مضمون ارسال کر سکتا ہے
۲۔ ہر مضمون صاف FULL SCAPE کاغذ پر دائیں طرف ہاتھ کا حاشیہ چھوڑ کر تحریر کریں۔
۳۔ ہر مضمون کے COVER یعنی پہلے صفحہ پر اپنا نام، والد کا نام، مجلس کا نام اور مکمل پتہ تحریر کریں۔

(عبدالرشید سماٹری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ضروری گزارش!

میرے والد محترم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان و ناظر اصلاح و ارشاد کے سوانح برادرم مکرم عبد الباری صاحب قیوم شاہد (آف مکتبہ المنصور۔ دار الفضل ربوہ) مرتب کر رہے ہیں سوانح کا ابتدائی حصہ جو آپ کے ۱۹۳۱ء تک کے سوانح پر مشتمل ہے "خالد احمدیت" جلد اول کی صورت میں شائع ہوا ہے (صفحات ۳۲۰۔ قیمت دو روپے پچاس روپے)

اب بقیہ سوانح زیر ترتیب ہیں۔ خاکسار جملہ احباب جماعت سے عموماً اور بلاد عربیہ و انگلستان کے پرانے احباب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حضرت والد صاحب مرحوم کی سیرت کے مختلف پہلو ضبط تحریر میں لا کر برادرم قیوم صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہم اس جماعتی فریضہ کی ادائیگی سے جلد سبکدوش ہو سکیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(فلاح الدین شمس آف شکاگو (امریکہ) حال ربوہ۔ ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب)

عشرہ اطفال کی رپورٹ!

یکم اپریل سے ۱۰ اپریل تک مجالس اطفال الاحمدیہ نے عشرہ اطفال الاحمدیہ کا اہتمام کیا ہے۔

مجالس کو چاہیئے کہ اس عشرہ کی تفصیلی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں ارسال کر دیں تاکہ انعام حاصل کرنے والی مجالس کا فیصلہ ہو سکے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ برائے امداد اعزہ و اقارب درویشان

ماہ امان میں چندہ برائے امداد اعزہ و اقارب درویشان بھجوانے والے بہن بھائیوں کے ناموں کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

(ناظر خدمت درویشان)

۱۔ مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب جہلم ۔۔ ۴۰ روپے
۲۔ مکرم غلام رسول صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۵ روپے
۳۔ ایک صاحب بذریعہ مکرم خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور ۔۔ ۱۰ روپے
۴۔ مکرم محمد افضل صاحب ہاشمی ایبٹ آباد ۔۔ ۵ روپے
۵۔ مکرمہ عزیزہ ہاشمی صاحبہ ایبٹ آباد ۔۔ ۵ روپے
۶۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ ۲۵ پیسے
۷۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ میکلوڈ روڈ لاہور ۔۔ ۴۰ روپے
۸۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب ۔۔ ۱۰۰
۹۔ مکرمہ حمیدہ صاحبہ اہلیہ سید مقبول احمد صاحب پڈ عیدن ۔۔ ۱۰ روپے
۱۰۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈھیٹی ۔۔ ۱۰ روپے
۱۱۔ مکرم چوہدری محمد تقی صاحب ڈھپی ۔۔ ۱۰ روپے
۱۲۔ مکرم مظفر احمد صاحب میونخ منجانب والدہ صاحبہ ۔۔ ۸۰ روپے
۱۳ مکرم ضیاء اللہ صاحب میونخ ۔۔ ۲۰ روپے
۱۴۔ مکرم عبدالباری صاحب احمدی منجانب تایاجان ۔۔ ۳۰ روپے
۱۵ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ دارالصدر ربوہ ۔۔ ۵۰ روپے
۱۶ مکرمہ فاطمہ خاتون صاحبہ اہلیہ راجہ محمد افضل صاحب ربوہ ۔۔ ۲۰ روپے
۱۷۔ حنیف ظفر دارالصدر ربوہ ۔۔ ۲ روپے
۱۸۔ مکرم شریف احمد صاحب سول لائن لاہور ۔۔ ۲۷ روپے
۱۹۔ مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب سنوری سول لائن لاہور ۔۔ ۱۵ روپے
۲۰۔ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی ۹۰-۱۵ روپے
۲۱ مکرم مولوی ابوالمبارک صاحب سیکرٹری مال پسرور ۔۔ ۱۳ روپے
۲۲ مکرم چوہدری محمد انور صاحب چک جھمرہ ۲۰-۷ روپے
۲۳ بذریعہ وکالت مال ثانی ربوہ ۔۔ ۵۰ روپے
۲۴ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ محبوب موٹرز ۔۔ ۲۰ روپے
۲۵ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۔۔ ۴۰ روپے
۲۶ لجنہ اماءاللہ لاہور ۵۰-۷۸ روپے
۲۷۔ مکرم غلام محمد صاحب پرویز گنج مغل پورہ لاہور ۔۔ ۶۴ روپے
۲۸۔ مکرم قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔ ۱۰ روپے
۲۹۔ مکرم محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار بھڈ سیالکوٹ ۔۔ ۱۰ روپے
۳۰۔ مکرم محمد حنیف صاحب دوالمیال ۔۔ ۵۰۰ روپے
۳۱۔ مکرم محمد رفیق صاحب اوکاڑہ ۔۔ ۸۵ روپے
۳۲ مکرم عزیز الدین صاحب ملتان ۔۔ ۱۲ روپے
۳۳ مکرم عبدالغفار صاحب سرگودہا ۔۔ ۱۵ روپے
۳۴ مکرم ملک عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور ۔۔ ۶۷ روپے
۳۵ مکرمہ بیگم صاحبہ شاہنواز صاحب ۔۔ ۲۵ روپے
۳۶ مکرم چوہدری محمد بشیر عنایت علی صاحب ربوہ ۔۔ ۱ روپے
۳۷ مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ لاہور ۔۔ ۱۰ روپے
۳۹ مکرم محمد رشید صاحب شادیوال کانہ ۔۔ ۱۰ روپے

۴۰۔ مکرم خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔ ۱۵ روپے
۴۱۔ مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی ۔۔ ۶۰ روپے
۴۲۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب لطیف نو فارم ضلع تھرپارکر ۔۔ ۱۲ روپے
۴۳۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز جھنگ صدر ۔۔ ۱۰ روپے
۴۴۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نبول ۔۔ ۱۰ روپے
۴۵۔ مکرم حمید اسلم صاحب لاہور منجانب والدہ صاحبہ ۔۔ ۱۰۰ روپے
۴۶۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب نمبردار کوٹ مومن ۔۔ ۲۲ روپے
۴۷۔ مکرم شاہد نسیم صاحب لاہور چھاؤنی ۔۔ ۱۰۰ روپے
۴۸۔ مکرم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۔۔ ۳۴ روپے
۴۹۔ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی ۔۔ ۱۵ روپے
۵۰۔ مکرم محمد یوسف صاحب لائل پور ۔۔ ۳۰ روپے
۵۱۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کوٹ مومن ۔۔ ۱۰ روپے
۵۲۔ مکرم قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔ ۲۵ روپے
۵۳۔ مکرم ابوالمبارک صاحب سیکرٹری مال پسرور ۔۔ ۲۷ روپے
۵۴۔ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت محمد طفیل صاحب کراچی ۔۔ ۱۰۰ روپے
۵۵۔ مکرم محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال نیلا گنبد لاہور ۔۔ ۲ روپے
۵۶۔ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۔۔ ۴ روپے
۵۷۔ مکرم عبدالقادر صاحب سمن آباد لاہور ۔۔ ۱ روپے
۵۸ مکرم ملک عبدالحبیب صاحب گولبازار ربوہ ۔۔ ۵ روپے
۵۹ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت جمال دین صاحب لاہور کینٹ ۔۔ ۱۰۰ روپے
۶۰ مکرم مولوی محمد الدین صاحب ۔۔ ۵ روپے
۶۱ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر ۔۔ ۱۱ روپے
۶۲ مکرم محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر ۔۔ ۵ روپے
۶۳۔ مکرم محمد عیسیٰ صاحب کوئٹہ ۹۴-۶ روپے
۶۴۔ مکرم محمد داؤد صاحب حلقہ مزنگ لاہور ۔۔ ۱ روپے
۶۵۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب چوہڑکانہ ۔۔ ۵ روپے
۶۶۔ مکرم عبدالقادر صاحب سیکرٹری مال رجان پورہ ۔۔ ۶ روپے
۶۷۔ دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ۔۔ ۴ روپے
۶۸ مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ ۔۔ ۵ روپے
۶۹ مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ ربوہ ۔۔ ۵ روپے
۷۰ مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب لالیاں ۔۔ ۲ روپے
۷۱ مکرم محمد داؤد صاحب محمد نگر لاہور ۷۰-۴ روپے
۷۲ مکرم محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد لاہور ۔۔ ۳ روپے
۷۳ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی ۔۔ ۳ روپے
۷۴ مکرم ملک عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور ۔۔ ۵ روپے
۷۵۔ مکرم محمد عیسیٰ صاحب راجہ جنگ لاہور ۔۔ ۲ روپے

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

ضروری گزارش

ماہ اپریل خدام الاحمدیہ کے سال کا چھٹا مہینہ ہے۔ تدریجی لحاظ سے ہر مجلس کے بجٹ کا نصف حصہ وصول ہو کر اسی ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیے۔ قائدین حضرات اپنی مجالس کا فوری جائزہ لیں۔ اگر وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق نہیں ہے تو اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور وصول شدہ چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حب مروارید عنبری

خالص اور اعلیٰ اجزا کا مجرب نسخہ ہے دماغی کام کرنے والوں کے لئے لاجواب ہے۔ دماغ کو روشن اور شگفتہ کرکے تمام اعصابی اور دماغی بوجھ کو رفع کرتا ہے نیز تقویت دل کا محافظ ہے۔
قیمت ۸۰ گولی ۔۔ ۱۶ روپے

پیش کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مجرب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور

ایمان اسی حالت میں فائدہ بخش ثابت ہو سکتا ہے جب خیر اور شر دونوں مخفی ہوں

جو چیز کھلے طور پر نظر آرہی ہو اس پر ایمان لانے سے کوئی انعام میسر نہیں آیا کرتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت ان نشاء ننزل علیھم من السماء اٰیۃ فظلت اعناقھم لھا خٰضعین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ہم ان پر ایسا عذاب نازل کریں کہ جس کی وجہ سے مجبور ہو کر ان کی گردنیں جھک جائیں۔ اور یہ لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے لگ جائیں لیکن اگر ہم ایسا کریں تو پھر ان کے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایمان اسی حالت میں انسان کے لئے فائدہ بخش ثابت ہو سکتا ہے جب خیر اور شر دونوں مخفی ہوں۔ جو چیز کھلے طور پر نظر آرہی ہو اس پر ایمان لانے سے کوئی انعام میسر نہیں آیا کرتا۔ جیسے سورج ایک خیر رکھنے والی چیز ہے اور اس کا وجود قطعی طور پر ظاہر ہے۔ لیکن سورج کے وجود کو تسلیم کر لینا انسان کو کسی انعام کا مستحق نہیں ٹھہرا سکتا۔ اور اگر کوئی کہے کہ جب تمہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انعام ملے گا تو ہمیں سورج پر ایمان لانے سے کیوں انعام نہیں مل سکتا۔ تو ہم اسے یہی کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا علم چونکہ جستجو اور جدوجہد کے اور قربانی کے نتیجہ میں ہوتا ہے اس لئے آپ پر ایمان لانا انسان کو اللہ تعالےٰ کے روحانی انعامات کا مستحق بنا دیتا ہے مگر سورج پر ایمان لانے کے لئے چونکہ کسی جدوجہد و جستجو اور قربانی کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسکی حقیقت کلی طور پر ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس پر ایمان لانے سے کوئی انعام نہیں مل سکتا اور اگر اس جواب پر بھی کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو آپ کے ماننے والوں کو قربانیاں کرنی پڑیں گی جس کی وجہ سے وہ انعام کے مستحق ہو گئے مگر آپ کے بعد والوں کو تو کوئی قربانی نہیں کرنی پڑی اور پھر انہیں انعام کا مستحق کیوں قرار دیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک نسلی مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑی مگر انہیں اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے ہر وقت قربانی سے کام لینا پڑتا ہے کیونکہ اسلام کے ہر حکم کے بارہ میں ان کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس پر کیوں عمل کریں اور اس کیوں کے جواب کے لئے انہیں نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا پڑتا ہے اور پھر ان احکام پر عمل کرنے کے لئے انہیں ہر وقت قربانی کرنے کے لئے اور جدوجہد کے دور میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس قربانیوں سے کوئی مسلمان بھی مستثنیٰ نہیں صحابہ نے ایمان لانے کے لئے قربانیاں کی تھیں اور بعد میں آنے والے مسلمانوں کو اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ پس چونکہ روحانی انعامات کا حصول قربانیوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ کبھی ایسے نشانات ظاہر نہیں کرتا جو اتنے کھلے اور واضح ہوں کہ شدید سے شدید معاند بھی ان کو دیکھ کر سر جھکا دیں۔ اور ایمان لانے کے لئے دوڑ پڑیں۔ اور ان کے لئے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر ان کا ایمان لانا ایک قسم کے جبر کا نتیجہ ہوگا اور اللہ تعالےٰ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ کسی جبر کے نتیجہ میں ایمان قبول کریں۔ اور اس طرح اپنے انعامات کو باطل کر دیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۶)

✲

وقف عارضی میں شمولیت

دوسرے دور کا پہلا سال ختم ہو رہا ہے۔

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت بابرکت تحریک وقف عارضی کی جاری فرمائی ہے جس کے دوسرے دور کا سال اول ختم ہونے کو ہے جن احباب نے اس سال میں امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کی اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر کم از کم دو ہفتے کا عرصہ اللہ تعالےٰ کی خاطر وقف کیا اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے نیز تربیت جماعت میں گزارا وہ مستحق مبارکباد ہیں جن دوستوں کو پہلے موقع نہیں ملا انہیں بھی تحریک کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر شمولیت اختیار فرمائیں نیز وہ آئندہ سالوں کے لئے پورے عزم سے شامل ہوں جو پہلے شامل ہو چکے ہوں وہ تو بہر حال اپنی شمولیت کو مسلسل بنائیں گے اللہ تعالےٰ احباب کو اس تحریک سے روحانی فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور دیگر کلاسز میں داخلہ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۰ء سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل تک جاری رہے گا۔ احباب اپنے بچوں کو داخل کر کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سکول ہذا تیرہ سال سے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کامیابی سے چل رہا ہے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ کی سرپرستی اور ذاتی نگرانی کا شرف بھی حاصل ہے پڑھائی کا انتظام تسلی بخش ہے (ہیڈ مسٹریس)

عظیم الشان بشارتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ عمرہٗ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں ان کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے:

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء)

عظیم الشان فتوحات عظیم الشان قربانیاں چاہتی ہیں۔ پس اپنے اموال کو بشاشت قلب کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کی کوشش کیجئے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں۔ اس امر کی تسلی فرمالیں کہ آپ کے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد، چندہ وصیت بشرح چندہ عام۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کا کوئی بقایا تو نہیں! کوئی رقم واجب الادا ہو تو اس کی فوری ادائیگی فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

میرا داماد محمد اسلم سکنہ نڑگڈی ضلع گوجرانوالہ بہت دنوں سے بیمار ہیں ہر ممکن علاج کے باوجود ابھی تک آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے

(عبد الغنی کارکن دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۲